صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چار شنبہ مورخہ 12 دسمبر 2018ء بمطابق 4 ربیع الثانی 1440 ہجری دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰO وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ O بَلۡ تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا O وَٱلۡأَخِرَةُ خَيۡرٌ وَأَبۡقَىٰٓ Oإِنَّ هَـٰذَا لَفِى ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ O صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ۔

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے۔ یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

<u>Mr. Speaker:</u> Leave Applications: The following honourable Members submitted applications for leave; Mr. Faisal Amin Gandapur, Sardar Aurangzeb Nalotha, Mr. Riaz Khan, Mr. Ahmad Karim Kundi, Mr. Abdul Karim, Special Assistant to C.M; allowed?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker</u>: Nomination of the Panel of Chairmen: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:

1 Maulana Lutfur Rehman Sahib;
2 Mr. Muhammad Idrees Khattak;
3 Mr. Sher Azam Wazir;
4 Mr. Sardar Hussain Babak.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker</u>: Constitution of the Committee on Petitions: In pursuance of the sub rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Mohammad Idrees Khattak;
2. Mr. Khushdil Khan;
3. Mr. Zafar Azam;
4. Sardar Auranzeb Nalotha;
5. Miss. Nadia Sher; and
6. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai, M.P.A

چونکہ آج اپیکس کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے اور ہمارے لاء منسٹر اور کچھ دوستوں نے جانا ہے، اس کو Join کرنا ہے تو تھوڑا ایجنڈے میں ہم آج کے Items 9, 10, 11, and then 8 پہلے لے لیتے ہیں اور اس کے بعد باقی لے لیں گے۔ آئٹم نمبر 9۔

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Just wait.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں قوانین کا تسلسل مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Continuation of Laws in Erstwhile, Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018, in the House. Law Minister.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chief Minister, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Continuation of Laws in Erstwhile Provincially Administered Tribal Areas Bill, 2018, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا چائلد پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018, in the House. The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Mr. Speaker: The Bills stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018: The Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018, in the House, Minister for Health. Please, open the mike of Minister for Health.

Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Health): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Honourable Speaker, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018, in the House. I further request that the Bill be taken into consideration at once and the Bill be passed, thank you.

Mr. Speaker: The Bill-----

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اس بارے میں؟

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ ایک بڑا Important Bill ہے اور اس میں میرے علم میں جو آج اخبار میں آیا ہے کہ 2001 سے جتنے لوگ اس وقت کے Autonomous bodies کے ایکٹ کے تحت بھرتی ہوئے تھے، ان سب کو یہ ایم ٹی آئی ایکٹ کے تحت لا رہے ہیں اور اس میں لوگوں کے بنیادی حقوق کا اور Rights کا مسئلہ ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آج ہی کے سیشن میں پیش کرنا اور آج ہی کے سیشن میں پاس کرنے کی ریکویسٹ کرنا ٹھیک نہیں ہے، اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ اس طرح بل کا Passage کا طریقہ کار ہوتا ہے، اس کے لئے دن دیئے جاتے ہیں، اس کے اندر امنڈمنٹس لائی جاتی ہیں، تو میں صرف یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کے اندر جو روٹین پروسیجر ہے، اس کو Adopt کیا جائے۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attentions: Item No. 8, Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to please move his call attention notice No. 41, in the House.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر برائے عملہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبے میں ڈی ایم جی اور پی ایم ایس افسران کی کمی ہے، محکمہ پراسیکیوشن سے ایک جونیئر ڈپٹی پبلک پراسیکوٹر کو خوش کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن پہ لا کے صوبے کے دو اہم عہدوں پہ، جن میں ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اور ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے جو کہ صوبے کے ڈی ایم جی اور پی ایم ایس افسران کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے اور ان افسران کی حق تلفی کی جارہی ہے، لہذا اس معزز ایوان کی وساطت سے گزارش کی جاتی ہے کہ متعلقہ آفیسرز کو فوری طور پہ دونوں عہدوں سے ہٹایا جائے اور ان عہدوں پر ڈی ایم جی یا پی ایم ایس افسران میں سے کسی سینیئر آفیسر کی تقرری کی جائے۔

جناب سپیکر! جب سے یہ نئی حکومت بنی ہے، ظاہر ہے لوگوں کی توقعات ہیں اور لوگوں کی توقعات تھیں، اور ہونی بھی چاہئے تھیں، خصوصاً پھر اس صوبے میں پچھلی حکومت بھی پی ٹی آئی کی رہی ہے، اسی حکمران جماعت کی رہی ہے، ہم نہیں سمجھتے تھے کہ اتنے بڑے پیمانے پہ روزانہ کی بنیاد پر جب ہمارے یہ وزراء یہ Plea لیتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنی ٹیم مقرر کرنی ہے، سوچنا تو پھر یہ ہوتا ہے کہ اگر پچھلی حکومت کسی اور پارٹی کی ہوتی، اگر دیگر پارٹیوں کی ہوتی تب تو تک بنتی ہے لیکن تمام جو ہمارے Senior most officers ہیں اور پھر روزانہ کی بنیاد پہ سیاسی طور پہ، انتقامی طور پہ آفیسرز کو ٹرانسفر کرنا، او ایس ڈی بنانا، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ گورننس کے Failure کا باعث بنے گا۔ جناب سپیکر! آپ بھی روزانہ اخبارات دیکھتے ہیں اور ہم بھی دیکھتے ہیں کہ پچھلے تین مہینوں سے، تین مہینوں سے یعنی اقرباء پروری کی بنیاد پہ، انتقام کی بنیاد پہ اور اسی فلور پہ میں نے کئی بار یہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ Even کلاس فور کو، جونیئر کلرک کو، ایک ضلع کے کلاس فور کو انتقامی طور پہ دوسرے ضلع میں بھیجنا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، جب میرٹ کی بات ہوتی، جب ٹرانسپیرنسی کی بات ہوتی ہے، جب شفافیت کی

بات ہوتی ہے تو عملاً اس پہ عمل درآمد کرنا چاہیئے اور یہ جو کھیل اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک دن ٹرانسفر ہو جاتے ہیں، دوسرے دن ان کی ٹرانسفر جو ہے وہ، اور میں ہاؤس کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں بات ہو رہی ہے کہ کرپشن، یہاں پہ ہمارے صوبے میں اور خاص کر پشاور میں ایک ایک پٹواری پچپن پچپن لاکھ روپیہ لے کر ایک ایک پٹواری ٹرانسفر ہوتا رہا ہے، اور میں In box میں نام بھی دے سکتا ہوں اور میں ان کی پوسٹنگ کی جگہ بھی دے سکتا ہوں، تو اس پریکٹس کو Discourage ہونا چاہیئے، ان کی حکومت ہے، ایک سو چوبیس ممبران میں سے ان کے پاس پچاسی کی تعداد ہے، ان کو کوئی خوف نہیں ہونا چاہیئے، ان کو کوئی خوف نہیں ہونا چاہیئے، لہذا یہ جو پریکٹس ہے، اس کو بند ہونا چاہیئے اور اس پریکٹس کو، ایجوکیشن میں تو یہی حال ہے کہ روزانہ کی بنیاد پہ مینجمنٹ کیڈر کے جو ہمارے آفیسرز ہیں، وہ او ایس ڈیز بنے ہوئے ہیں، جو ہمارے ٹیچنگ کیڈر کے ہیں، ان کو لایا جا رہا ہے روزانہ کی بنیاد پہ، روزانہ کی بنیاد پہ یہ جو ٹرانسفر کا سلسلہ ہے جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے بھی اور حکومت نے اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے تمام جتنے ممبران ہیں، ان کے ساتھ سی ایم صاحب نے کمٹمنٹ کی ہے کہ ان کے حلقوں میں یہ جو بے جا مداخلت ہے، اس کو نہیں ہونا چاہیئے لیکن حکومت کی طرف سے جب ممبران اپوزیشن کسی بھی وزیر کو Contact کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ مل نہیں رہا ہوتا ہے، تو جناب سپیکر! اس پہ تو ریکویسٹ یہ کروں گا کہ آپ کی رولنگ آنی چاہیئے، آپ پر ہمارا اعتماد ہے، آپ Custodian of the House ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ کہ آپ جس طرح آج تک اس اسمبلی کو چلا رہے ہیں تو ہمیں امید ہے کہ ان شاءاللہ کہ جو اپوزیشن یہاں صوبے کے دیگر آفیسرز کے جو مسائل ہوں گے تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ آپ کی رولنگ اس پر ضرور آ جانی چاہیئے، جناب سپیکر۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب! اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, to respond please.

<u>جناب محمد سلطان خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! اس پر میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کال اٹینشن پر ڈیبیٹ نہیں ہوتی، So please Law Minister, respond۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! بہت شکریہ اور I was about to emphasise، یہ چونکہ کال اٹینشن نوٹس ہے تو اس میں زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ I can respond to Babak Sahib, call attention اور پھر موؤر جو ہوتا ہے، اس کو ایک کوسچن پوچھنے کا حق حاصل ہوتا ہے، ڈیبیٹ اس پر ہو نہیں سکتی۔ سر! یہ ایشو جو ہے، بابک صاحب کا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ایک بہت Relevant issue and pertinent issue انہوں نے Raise کیا ہے اور ایڈریس ہونا چاہیئے، سر! یہ جس آفیسر کی بات کر رہے ہیں جو کہ اس وقت ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کا ایڈیشنل چارج ہے ان کے پاس اور اس کے علاوہ ڈائریکٹر اینٹی کرپشن بھی Assigned ہوا ہے تو For the information of the House، یہ کیس جو ہے It had been agitated in the Peshawar High Court as well اور آج صبح ہی میں نے اس کا ریکارڈ منگوایا ہے اور I want to inform the House کہ اس میں The decision was made by the Peshawar High Court in November 2018، یہ Matter وہاں پر بھی Agitate ہوا تھا۔ سر! اس میں کوئی Illegality اس وقت نہیں ہے، اس میں اگر میں توجہ دلاؤں ہاؤس کی، سول سرونٹس ایکٹ جو ہے 1973 اور سول سرونٹس ایکٹ کا جو سیکشن 10 ہے، I would like to read it out for the benefit of all the honorable Members، سیکشن 10 جو ہے، وہ کہتا ہے کہ:

"**10. Posting and Transfer:-** Every civil servant shall be liable to serve anywhere within or outside the province, in any post under the Federal Government, or any Provincial Government or Local aouthority, or a corporation or body set up or established by any such Government:

Provided that nothing ontained in this section shall apply to a civil servant recruited specifically to serve in a particular area or region:

Provided further that, where a civil servant is required to serve in a post outside his service or cadre, his terms and conditions of service as to his pay shall not be less favourable than those to which he would have been entitled if he had not been so required to serve."

سر، یہ ایشو جب پشاور ہائی کورٹ میں Agitate ہوا The Peshawar High Court
gave its judgment in favour of this officer، جو یہاں پر بابک صاحب نے پوائنٹ
آؤٹ کیا ہے اور اسی رول-10 کا حوالہ دیتے ہوئے پشاور ہائی کورٹ نے یہ Judgment دی اور یہ
Decide کیا کہ یہ Properly اس کی جو پوسٹنگ ہوئی اس میں کوئی غلط نہیں ہوا، سر! دوسرا
Relevant جو ہے وہ The Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Management
Service Rules, 2017، اس میں چونکہ یہاں پر اعتراض یہ ہے کہ یہ جو پبلک پراسیکیوٹر ہے اور اس
کو دیا گیا ہے Assignment Director Anti Corruption کا، اس کے علاوہ اس کو ایڈیشنل
چارج اس وقت دیا گیا ہے ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کا، تو جو رول فور ہے، یہ جو رولز میں نے Quote کئے
ہیں Provincial Management Service Rules, 2007۔

"4. **Method of recruitment:**---(1) The method of recruitment, minimum qualification, age limit and other matters related thereto for the service shall be as given in schedule-1."

سر! اب یہ Relevant ہے، (2) Sub-clause جو ہے:

"(2) Fifty per cent of posts in BPS-17 shall be filled in by initial recruitment through Commission and remaining by promotion. Ten percent of Secretariat posts in BPS-17 to 19 shall be reserved for officers of technical departments"

سر! یہ اس کیٹیگری میں Fall کر رہا ہے:

"for officers of technical departments on reciprocal basis. Government may reserve twenty per cent posts for leave, deputation and training etc in each pay scale."

سر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو میں quote کر رہا ہوں رولز کو کہ There is no
illegality at the moment، اس میں اس طرح کوئی Illegal کام نہیں ہوا ہے، یہ بالکل
According to the law and according to the rules اس کی پوسٹنگ ہوئی ہے۔ اب
جو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو ایک Reply مجھے ملی ہے تو اس کے مطابق There is an
acute shortage of PAS officers in the Province تو میرے خیال میں پی ایم ایس

آفیسر ز تو ہیں، پی اے ایس آفیسر ز کی Shortage ہے، Illegality نہیں ہے نمبر ون، No. 2, this is the prerogative of the government of the day کہ وہ جس بندے کو جو بھی ذمہ داری دینا چاہتی ہو، جو بھی اس کو Assignment دینا چاہتی ہو، کیونکہ If we have to run the government, so we should be able to appoint officers جو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح کام کر سکتے ہیں، اس Particular post پر، یہ جو ایڈیشنل چارج اس کو دیا گیا ہے، It is my understanding جو مجھے انفارمیشن دی گئی ہے کہ یہ Temporary ہے، یہ اس سے واپس لے لی جائے، کچھ مدت میں جب اس کے لئے کوئی دوسرا آفیسر سیلیکٹ کر لیا جائے گا۔ باقی جو ہے یہ اس کو جو ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے یا اس کو تعینات کیا گیا ہے تو یہ According to Service Act 2007 اور سول سرونٹس ایکٹ جو ہے، اس کے مطابق یہ بالکل Proper according to the law اور اس کے اوپر پھر جب یہ ہائی کورٹ میں Agitate ہوا تھا، The High Court also gave it judgment اور ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ بالکل Legally appoint ہو چکا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، منسٹر صاحب۔ بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! بالکل وزیر قانون صاحب نے ہمیں پوسٹنگز اور ٹرانسفر کی جو پالیسی ہے، وہ ہمیں بیان کی، اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ Illegality نہیں ہے، جناب سپیکر! ایک آفیسر کو آپ تین تین عہدوں پر رکھتے ہو، تین تین عہدوں پر رکھتے ہو اور جو پھر آپ کی پراسیکیوشن ہے، آیا وہ کیڈر وہ کو الیفائی کرتا ہے؟ ایک، سیکنڈ پی ایم ایس کے اور ڈی ایم جی کے یہاں پہ کتنے لوگ جو ہیں اسی طرح بیٹھے ہوئے ہیں تو ایک بندے کو آپ تین پوسٹوں پر لگاتے ہو اور اوپر سے حوالے دیتے ہو کہ اختیار بھی ہمارا ہے اور پوسٹنگز ٹرانسفرز کی پالیسی کے مطابق ہے، تو کچھ نہ کچھ تو اس بندے میں ہو گا ناں، آیا یہ Nepotism نہیں ہے، آیا یہ اپنوں کو نوازنہ نہیں ہے؟ یعنی ایک جونیئر آفیسر کو آپ تین عہدوں پر لگاتے ہو اور Justify بھی کرتے ہو، سوال یہ اٹھتا ہے اور میرا نکتہ بھی یہی ہے، جب آپ لوگ خود سے یہ کہتے ہو کہ Right man for the right job، جب آپ لوگ خود کہتے ہو کہ ٹرانسپیرنسی ہے اور شفافیت ہے اور میرٹ ہے اور انصاف ہے اور عدل ہے اور مساوات، آیا یہ ہے؟ جناب

سپیکر! اسی لئے میں نے آپ پہ چھوڑا کہ آپ کی رولنگ چاہیئے، اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، اضافی دو دو چار جز آپ ایک بندے کو دیتے ہو، اس میں کیا اتنی خاصیت ہے، آیا یہ صوبہ خدانخواستہ اتنا محروم رہ گیا ہے کہ باقی آفیسرز ختم ہو گئے ہیں؟ جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کا یہ جواب نہیں آنا چاہیئے، یہ ماننا چاہیئے اور آج حکومت کو اعلان کرنا چاہیئے کہ اگر خدانخواستہ آفیسرز کی کمی ہو تو ضرور، ضرور، یہ تو ظاہر ہے آپ کے پاس اختیار ہے، لیکن یہ اختیار کا ناجائز استعمال ہے، آپ ایک بندے کو چھ پوسٹوں پر بھی لگا سکتے ہو لیکن کیا یہ اختیار کے ساتھ انصاف ہے؟ میرا نکتہ یہ ہے کہ اختیار کا ناجائز استعمال ہے اور پھر اس کے پیچھے Intensions کیا ہوتی ہیں؟ ایک بندے کو، ایک جونیئر بندے کو اوپر سے پھر بات ادھر چلے جائے گی، احتساب کمیشن کے حوالے سے، اسی فلور پہ ہم نے بات کی تھی احتساب کمیشن کو نہیں بنانا چاہیئے، Duplication ہو جائے گی، نیب پر اگر اعتراض ہے تو یہاں اینٹی کرپشن موجود ہے، یا تو اینٹی کرپشن کو مضبوط کیا جائے اور یا پھر ضرور اگر احتساب کمیشن بنانا ہوتا تو اینٹی کرپشن کو ختم کر دیتے، اسی بات پر آگئے سال کے بعد، لیکن اس غریب صوبے کا ایک ارب روپے ضائع کر کے، اب وزیر قانون صاحب یہی کہیں گے کہ یہ ہمارا اختیار تھا، میں تب بھی کہوں گا کہ جناب سپیکر! یہ جوڑا ہوا ہے یہ مسئلہ، احتساب کمیشن کا بنانا بدنیتی پہ مبنی تھا، اب جو ایک ارب روپیہ اس غریب عوام کا خرچ ہوا، آیا یہ اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں تھا؟ جناب سپیکر! میں یہی Expect کروں گا وزیر قانون صاحب سے کہ ان کو ماننا چاہیئے کہ اگر خدانخواستہ آفیسرز کی کمی ہو، ضرور آپ ایڈیشنل چارج دے دیں، لیکن اگر نہیں تو میرے خیال میں یہ جو باقی چار جز ایڈیشنل جوان کو ذمہ داریاں دے دی گئی ہیں، ان کو واپس کرنی چاہئیں اور جہاں پر وہ لگانا چاہیں ان کو لگائیں۔

Mr. Speaker: Thank you Babak Sahib, thank you. The call attention is well taken by the Minister Law and he has responded with the Clauses of rules laws and explained well. I think this answer is sufficient اور جو دوسری آپ نے بات کی Some interference in the constituencies، دوسرا یہی تھا آپ کا بابک صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! یہاں بات ہوئی ہے، بابک صاحب بڑے ذمہ دار پارلیمنٹرین ہیں، بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں، لاء منسٹر صاحب نے لاء کے مطابق، رول کے مطابق انہیں

جواب دے دیا، ایک بات یہ جاتے جاتے کہہ گئے کہ پٹواری کا ٹرانسفر ریٹ جو ہے پچپن لاکھ روپے ہے، اگر میں نے صحیح سنا ہے پچپن لاکھ روپے ہے تو یہ ہاؤس بھی چاہے گا اور یہ گورنمنٹ بھی چاہے گی کہ ہمیں لسٹ بھی Provide کی جائے اور ان کے نام بھی دیئے جائیں اور بتایا جائے کہ یہ پیسے کس کو دیئے گئے ہیں اور یہ پیسے کون لے رہا ہے؟ تو اس کو اخباروں کی شہ سرخی نہیں بننے دیں گے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ شاید بابک صاحب کے پاس، ڈیٹیل تو کسی کے پاس نہیں ہو سکتی کہ کس نے پیسے لئے ہیں اور کس نے دیئے ہیں، اس پہ میں کیا کہہ سکتا ہوں، انہوں نے سرسری ایک بات میرے خیال سے کی ہے، شاید انہوں نے سنا ہو کسی سے، لیکن اس کا ثبوت تو ان کے پاس I don't think ا کہ ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! مجھے اگر آپ ایک منٹ دیں، کیونکہ یہ بالکل سرسری بات بالکل نہیں ہے، یہاں پوسٹنگ ٹرانسفر کے پیسے لئے جا رہے ہیں اور میں لسٹ Provide کر دوں گا ان شاء اللہ منسٹر صاحب کو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آرڈر، مجھے اگر اجازت دیں تو میں بات کروں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Yes. Is there any violation of the Constitution in the Assembly?

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسی کے بارے میں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Please explain.

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: میں قانون اور Constitution کے بارے میں بات کروں گا، Being a lawyer ایسی کوئی بات نہیں کروں گا اور نہ ٹائم ضائع کروں گا اس ہاؤس کا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay.

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: جناب عالی! بجٹ اجلاس کے دوران ایک نکتے پر مجھے وزیر صحت صاحب نے اس ہاؤس کے فلور پر کمٹمنٹ کی تھی کہ آپ یہ معاملہ ہمارے دفتر میں بیٹھ کر حل کریں گے، یہاں پر میں ان کی سیٹ پر گیا تو انہوں نے میرے ساتھ 2 اکتوبر کو تین بجے کا ٹائم مقرر کیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب! یہ الگ بات آپ کوئی کر رہے ہیں ناں، دیکھیں، پوائنٹ آف آرڈر جو ہے نا، اگر During the session, if there is some violation of the Constitution.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پریویلج ہے، دیکھیں، یہ ہاؤس کے پریویلج کی Violation تھی، یہ Violation میں آتا ہے، یہ پریویلج میں آتا ہے۔

Mr. Speaker: So, you come through the privilege motion.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاؤس کے سامنے انہوں نے کمٹمنٹ کی تھی۔

Mr. Speaker: Then come through privilege motion, if there is privilege.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ تو آپ سے میں نے بات کر لی ہے، تو آپ نے کہا میں خود بات کر لوں گا، یہ تو میں نے اپوزیشن لیڈر کے ساتھ ان کے نوٹس میں لایا تھا۔

جناب سپیکر: یہ کر لیتے ہیں، ہیلتھ منسٹر صاحب! ایم پی اے صاحب کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے یہاں پر ان سے کچھ کمٹمنٹ کی تھی کہ آپ سے میں ملاقات کروں گا, And he has tried, tried, tried twice, thrice time and he could not get you, yes please, respond.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ بات نہیں ہے، انہوں نے مجھے جب دیا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کو ان کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں، جی منسٹر ہیلتھ! پلیز رسپانڈ۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب! I am still committed to my promise، میں خوشدل خان صاحب سے اس بارے میں معافی چاہتا ہوں، اگر ان کو اس بات پہ ٹھیس پہنچی ہو، But I have not done anything deliberately، میں نے دو بار ان کو ٹائم دیا تھا لیکن According to our hundred days schedule to meet the task، ہم نے Priority دی ہے کہ ہم اپنے Targets meet کریں، ان کی وجہ سے ایک بار مجھے اسلام آباد جانا پڑا اور ایک بار کوئی اور Commitment تھی، اگر ان کو اس بات پہ ٹھیس پہنچی ہو، میں پھر بھی اس ہاؤس میں ان سے معافی مانگتا ہوں، مجھے آپ کی عزت اور آپ کا احترام اتنا ہی ہے جتنا میں اپنی پارٹی کو لیگز کا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو ٹائم دیدیں۔

وزیر صحت: I will give you the time and I will make sure کہ جو مسئلہ ہو، قانون کے مطابق اس پہ میں ایکشن لوں، تھینک یو۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you.

جناب لائق محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس میں کونسی Constitutional violation ہے؟ ہاں جی بتائیں، ضرور Quote کریں۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر! میرے ساتھ اور میرے ضلع کے ساتھ ایک بہت بڑا ظلم ہوا۔

جناب سپیکر: کیا ہوا؟

جناب لائق محمد خان: ظلم ہوا ہے، ظلم۔

جناب سپیکر: اوہو۔

جناب لائق محمد خان: وہ اس طرح کہ ہزارہ ڈویژن میں تمام اضلاع کو "جائیکا"، میں شامل کیا گیا ہے، صرف سب سے زیادہ پسماندہ ضلع جو ہے وہ تورغر ہے، ایک تورغر کو ایک انچ روڈ نہیں دیا گیا اس میں، اگر دو دن تک میرے ضلع تورغر کو شامل نہ کیا گیا تو میں ہائی کورٹ سے Stay لوں گا اور سارا کام جو ہے وہ "جائیکا" کا بند ہو جائے گا، مہربانی کر کے فوراً سے پہلے یہ رولنگ دیں کہ ضلع تورغر کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، اپوزیشن لیڈر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): چونکہ اس اسمبلی کے اجلاس کو ابھی بھی اور مستقبل میں اس کا چلنا ضروری ہے، نمبر ون تو یہ ہے کہ جو ایجنڈا آپ دیتے ہیں، وہ ہمیشہ ایک دن پہلے دیا کرتے ہیں اور پھر رات کو وہاں پر ایم پی ایز بیٹھ کر اس کے لئے کچھ تیاری کرتے ہیں تو ایک تو میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ ایجنڈا جو ہے ادھر نہیں، بلکہ ہر ایک آدمی کو دیا کریں کہ وہ اپنے ساتھ لے جائے اور اس پہ تیاری کر کے آجائے۔ دوسرا یہ ہے کہ بڑا اہم نکتہ اٹھایا ہے لائق خان صاحب نے، میرے پاس ابھی سارے اپوزیشن کے ایم پی ایز آئے تھے، پارلیمانی لیڈرز بھی آئے تھے چونکہ "جائیکا" پروگرام جو ہے وہ مخصوص ایک پارٹی کے لئے نہیں ہے، اس صوبے کے لئے ہے اور اس میں اگر صرف یہ ہو کہ گورنمنٹ کے ایم پی ایز کے حلقے میں روڈ ہو اور دوسروں میں نہ ہو، تو پھر یہی صوبے کی بدبختی ہو گی، بدقسمتی ہو گی۔ یہاں سے پھر پوری اپوزیشن کا ایک لیڈر اور پارلیمانی لیڈرز "جائیکا" کے جتنے بھی ذمہ دار ہیں، ان سے ہم ٹائم لیں گے اور ان کے دفتر

کے سامنے پھر ہم احتجاج کرینگے اور یہ پھر صوبے کا نقصان ہوگا، کہ وہ اگر یہاں پہ یہ فنڈ بند ہوگا تو پھر یہ ذمہ داری اپوزیشن پہ نہیں آئے گی کہ انہوں نے ایک ایسا کام کیا ہے جو کہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی بھی ہے، تو لہذا دو تین چیزیں ہیں، سپیکر صاحب! مجھے تو تھوڑا سا، ابھی یہ تین مہینے سے کچھ تماشے سے لگ رہے ہیں، آپ کے لاء منسٹر کے، عاطف خان اور ہم سارے چلے گئے، ایک میٹنگ کی ہم نے چیف منسٹر کے ساتھ اور وہاں پر آپ کے سامنے عاطف خان اور لاء منسٹر کے سامنے چیف منسٹر صاحب نے کمٹمنٹ کی، اس میں سے ایک تو یہ تھا کہ ڈیڈیک کے جتنے بھی چیئرمین ہیں، ان اضلاع میں جو ہمارے ہیں، وہ ڈیڈیک چیئرمین ہمارے ہوں گے اور دوسرا جو ہے اپوزیشن کا جو فنڈ ہے، حصہ ہے، تین دن کے بعد ہم آپ کو بتائیں گے اور وہ بھی، اور چوتھا جو تھا وہ کلاس فور کا تھا اور یہ تین باتوں پہ جب کمٹمنٹ ایک چیف منسٹر کرتا ہے، اپوزیشن لیڈر کے ساتھ اور پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ اور پھر اپوزیشن لیڈر چیف منسٹر کو فون کرتا ہے اس کے حوالے سے، اور مجھے تاریخ میں پہلی بار ایک تجربہ ہو رہا ہے کہ وہ تو چھوڑ دیں کہ ہمارے صوبے کی اپنی روایات ہیں کہ ہم اگر پارٹی میں ایک دوسرے سے اختلاف بھی رکھتے ہیں لیکن عزت احترام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو سنتے ضرور ہیں، اس کے بعد چیف منسٹر کو میں نے تین چار مرتبہ فون کیا تو انہوں نے جواب نہیں دیا، میں نے آپ کو بھی ایک لیٹر لکھ دیا اور چیف منسٹر کو بھی ان چیزوں کے حوالے سے، انہوں نے فائل کر دیا، اگر ہم پھر بعد میں منسٹرز سے گلہ کریں کہ آپ کی کیا صورتحال ہے؟ اگر صوبے کا جو چیف منسٹر اس کا لیول، اس انداز سے ہو کہ وہ کمٹمنٹ کر کے اس پر پورا نہ اترے تو میرے خیال میں پھر تو یہاں پر یہ اسمبلی میں یہاں پر بات کرنے کا، آپس میں ایک دوسرے کے احترام کا جو رشتہ ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تو میں نے ابھی بھی آپ کو فون کیا، چونکہ سارے ایم پی ایز میرے آئے تھے اور آپ سے میں نے فون پہ بھی کہا، میں تو بڑا لحاظ رکھتا ہوں کہ ایسی بات ہو کہ وہ اگر یہاں کے علاوہ ہم باہر آپس میں ملکر حل کر سکتے ہیں تو یہ ہمارے صوبے کی روایات ہیں اور ہم اس میں تعاون کرینگے لیکن اگر پوری اپوزیشن کے پورے حلقے "جائیکا" فنڈ سے نکالے جائیں اور پوری اپوزیشن یہاں پر آپ کے سامنے احتجاج کر کے اور باہر جا کر ایک پریس کانفرنس کر کے اور ادھر سے ٹائم لیکر وہاں پر "جائیکا" کے جو ذمہ دار ہیں، ان سے مل کر یہ فنڈ بند کروا دیں اس صوبے کا، تو میں نہیں چاہونگا کہ اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہو، ہم چاہیں گے کہ اس سے ہم فنڈ لیکر آئیں دوسرا

میں نے بہت دنوں سے ایک تحریک التواء بھی یہاں پر اسمبلی میں جمع کی ہے، بابک صاحب نے اس پہ میرے خیال میں Shortly بات کی ہے، ہمارے صوبے کے جو آفیسر زہیں، وہ اس انداز میں ہیں کہ وہ ابھی کام نہیں کر رہے ہیں، یقین جانیئے جتنے بھی سینیئر آفیسر زہیں، ان کو کھڈے لائن پہ رکھا ہے اور پہلی بار میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کو پی ٹی آئی، اے این پی، جے یو آئی اور پیپلز پارٹی میں تقسیم کا ایک فارمولا بنا رہے ہیں کہ ان آفیسر ز کا تعلق جے یو آئی کے ساتھ ہے، ان کا اے این پی کے ساتھ ہے اور ان کا پی ٹی آئی کے ساتھ ہے، اگر ہم صوبے کے اپنے ذمہ دار افسران کو بھی پارٹیوں میں بانٹیں تو یہ بد قسمتی ہو گی اس صوبے کی، اور میں نہیں چاہو نگا کہ ایک لیبل ایک سینیئر آفیسر پہ لگا کر کہ آپ کا تعلق ادھر سے ہے، آپ اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں، یہ ہمارے ساری پارٹیوں کے وہ لوگ ہیں جو صوبے کی کریم ہیں، ہم سب نے ان کی عزت کرنی ہے، اگر ہم اپنے ذمہ دار افسروں کی عزت نہیں کرینگے تو یہ صوبہ نہیں چلے گا اور یہاں پر اگر سینیئر افسران اور یہ ذمہ دار Politician ایم پی ایز کی عزت نہیں کرینگے تو تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ سپیکر صاحب! بڑے ادب کے ساتھ جو کمٹمنٹ اپوزیشن کے ساتھ ہو، اس پہ عمل کیا جائے۔ ڈیڈیک پہ بھی فوراً ہو جائے، جائیکا روڈ کے حوالے سے بھی آپ ہمیں مطمئن کریں اور اپوزیشن کا جو فنڈ ہے Percentage کا، وہ بھی آپ ہمیں بتا دیں اور کلاس فور کی جو ابھی عجیب سی بات میں سن رہا ہوں کہ ایک حلقے میں ہیں اور ان کو ٹرانسفر کر کے دوسرے حلقے میں ادھر اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں اور پھر دوبارہ، یہ تو میرے خیال میں کلاس فور کی حد تک اگر ہم آ گئے تو پھر تو ایک ایسی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کو بالکل برداشت بھی نہیں کر رہے، تو یہی کچھ باتیں تھیں کہ ہم اس اسمبلی کو خوش اسلوبی سے چلائیں، اس صوبے میں جو بھی اس صوبے کی ضروریات ہیں اور اس صوبے کا جو حق ہے، میں نے پہلے دن آپ سے کہا تھا کہ ہم ساتھ ہیں، گورنمنٹ کے ساتھ، اس میں ہم پیچھے نہیں رہیں گے، وہ اے جی این قاضی فارمولا ہے، اس کے مطابق میں اخبارات میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ تیاری ہو رہی ہے، بھرپور ساتھ دینگے، گیس، بجلی اور تمباکو کے لئے میں نے اس وقت کچھ فیصلے کئے تھے اور وہ اضلاع میں ابھی ہیں، اس میں بھی ہم دونوں بات کرینگے اتفاق سے، لیکن میں ایک دفعہ پھر آپ کے سامنے اور یہاں پر جو میڈیا ہے اس کے حوالے سے، صوبے کے سربراہ کو بھی بتانا چاہتا

ہوں، ذمہ داروں کو بھی کہ یہاں پر ہم اسی ترتیب سے آپس میں چلیں کہ یہ صوبہ ترقی کی طرف جائے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ شکریہ۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ایک بات میں آپ کے سامنے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، یہ بابک صاحب نے اور ہمارے لائق خان صاحب نے بڑا Important نکتہ اٹھایا ہے اور یہ Foreign funded اور Foreign Project Assistance کی مدد سے یہ روڈز بن رہے ہیں، پہلے بھی بنتے رہے ہیں اور یہ جو ڈونرز ہیں یہ بڑے Sensitive donors بھی ہیں، بڑے Difficult donors بھی ہیں اور بڑے Sensitive donors ہیں، یعنی یہ اسمبلی کی آج جو ڈیبیٹ ہوئی ہے، یہ اگر ان ڈونرز تک پہنچے گی تو یہ انہیں Sensitize کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کیلئے بڑا Important ہے کہ وہ میں تجویز پیش کر رہا ہوں کہ ان کا بھی Criteria ہوگا، کوئی پالیسی ہوگی، Identification کا کوئی طریقہ کار ہوگا کہ کس ضلع کو Include کیا ہے، کس ضلع کو Exclude کیا ہے، یہ کیوں کیا ہے، کیا پروسیجر تھا؟ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جس میں پارلیمانی لیڈرز کو، جس پہ اپوزیشن کو اور آپ کے اپنے ممبران کو بھی آپ اعتماد میں لیں، میری گزارش یہ رہے گی کہ آپ کی سربراہی میں آپ فوری طور پر اسی سیشن کے اندر جو کمیونیکیشن منسٹر ہیں اور سیکرٹری کمیونیکیشن، ان کو بلائیں، پارلیمانی لیڈرز آپ کے پاس آئیں گے، Mover ہے، وہ Mover آپ کے پاس آئے گا اور آپ ان کو بتادیں، ان کو بریف کردیں کہ "جائیکا" کا جو پراجیکٹ ہے اور اس کی مدد سے جو روڈز بنیں گے، وہ اس میں Identification آپ نے کیسی کی ہے؟ اور اگر نہیں کی ہے تو کیسے کرینگے اور کن کن اضلاع کو آپ نے Include کیا ہے اور کن کو آپ نے Exclude کیا ہے؟ یہ وہ بنیادی سوالات ہیں کہ اس کے سامنے ان کے جوابات آجائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جوا ے ڈی پی ہے، میرے خیال میں وہ بڑے Sensitive donors ہیں اور یہ جو میسج یہاں اسمبلی سے جائے گا، اس سے میرا خیال ہے کہ وہ بھاگ جائیں گے اور اگر آگے پارلیمانی لیڈرز اور صوبائی اسمبلی کے ممبران جاکر

اسلام آباد کے اندر ان کے دفتروں کے سامنے مظاہرے کرینگے تو یہ مزید بدمزگی کا باعث بنے گا، اس لئے آپ Intervene کرکے اس مسئلے کو Properly handle کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب! After this صلاح الدین صاحب! آپ بات کریں، سردار صاحب آپ کو بھی ٹائم دینگے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! لائق محمد خان نے مسئلے کو اٹھایا ہے اور ہم نے آج ڈسکشن بھی کی، ہم نے مشاورت بھی کی کہ اس مسئلے کو اسمبلی کے فلور پر اس لئے بھی اٹھاتے ہیں، جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ ڈونر کی طرف سے صوبے میں آنا انتہائی خوش آئند ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں تو بد قسمتی سے بڑے کم باہر سے ڈونیشنز آتے ہیں، ڈونرز آتے ہیں اور یہ جو "جائیکا" کے حوالے سے، تو یہ ہمارا بڑا Permanent، ماضی میں بھی اسی صوبے میں "جائیکا" نے بہت زیادہ روڈز بنائے ہیں اور حکومت کی اطلاع کے لئے یہ ضرور ہے کہ ایم ایم اے کے دور میں "جائیکا" نے یہاں پہ روڈز بنائے ہیں، اے این پی کے دور میں یہاں پہ صوبے میں "جائیکا" نے روڈز بنائے ہیں، وہ ڈیٹیل اٹھائیں یہاں پہ کہ آیا یہ کوالیفکیشن رکھی گئی تھی؟ اب ظاہر ہے ڈونرز نے یہاں پہ صوبے میں کام کرنا ہے، ڈونرز کی یہ دلچسپی نہیں ہے کہ حکومتی بینچ کے کسی ایم پی اے کے حلقے میں چالیس کلو میٹر روڈ بنے گا اور میرے پورے تورغر کو اس لئے Ignore کیا جائے گا کہ وہاں سے اپوزیشن کے ممبر کا تعلق ہے، تو یہ مسئلہ یہاں پہ اٹھانے کا آج مقصد بھی یہی ہے کہ حکومت مجھے تو کم از کم ذاتی طور پر حکومت سے کوئی توقع ہی نہیں ہے، مجھے تو ذاتی طور پر کوئی توقع نہیں ہے، میں پانچ سال یہاں پہ رہا ہوں، پی ٹی آئی کی حکومت تھی، اپوزیشن کو ان لوگوں نے دیوار سے لگایا ہے تو ذاتی طور پر تو میں کوئی توقع نہیں رکھتا لیکن میں آج یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں، (تالیاں) ہمارے حلقے کے لوگوں نے ہمیں یہاں پر بھیجا ہے، ہم یہاں پہ کسی کی سننے کے لئے نہیں آئے، ہم وکالت کرینگے اپنے علاقوں کے مسائل کی، وہ خواہ عدالت کے ذریعے سے ہو، جس فورم کے ذریعے سے ہو، ان شاء اللہ، ان شاءاللہ اپنے حلقے کے عوام کا حق ہم مانگیں گے نہیں، ہم چھینیں گے ان شاءاللہ، یہ میں بتانا چاہتا ہوں آج حکومت کو، جناب سپیکر! ہمارا پروگرام ہے، ہم نے مشاورت کی ہے کہ ان شاء اللہ جو صوبے کے

وسائل کی تقسیم کے حوالے سے فارمولا بنایا گیا ہے، اگر ہمارے علاقوں کو نظر انداز کیا گیا تو ہم نے وکلاء کا پینل بنایا ہے، ایک گھنٹہ ضائع کئے بغیر ہمارے پڑوس میں عدالت ہے، ان شاءاللہ ہم وہاں پہ جائیں گے اور اپنے عوام کا جو کیس ہے اپنے پیسوں سے ان شاءاللہ لڑیں گے اور ہمیں امید ہے ان شاءاللہ اور ہمیں توقع ہے عدالت سے کہ وہ ہمیں اپنے عوام کے جو حقوق ہیں ان شاءاللہ وہ دلائے گی۔

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! "جائیکا" کے حوالے سے ہمارا پروگرام ہے، تمام پارلیمانی لیڈرز اسلام آباد جائیں گے ان کے دفتر میں، ان شاءاللہ ان سے ملاقات کرینگے، بالکل عنایت اللہ خان نے آسان بنادیا ہے حکومت کے لئے، اگر حکومت کی یہ خواہش ہو کہ وہ ہمیں بتائے کہ اسی فرسٹ فیز میں چھ سو کلو میٹر روڈ سارے صوبے میں بنانا ہے، چار سو کلو میٹر بنانا ہے، آخر کیوں اپوزیشن کے ان تمام حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے؟ پھر بھی انشاءاللہ اسی Week یا Coming week پہ ان شاءاللہ ہمارا پروگرام ہے اور ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ظاہر ہے بڑے Sensitive donors ہیں، اگر وہ اپنی سکیمز واپس کرتے ہیں تو یہ ذمہ داری پھر ہم پہ نہیں ہوگی، اپوزیشن پہ نہیں ہوگی، یہ حکومت پہ ہوگی، یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کال اٹینشن کے اوپر کافی بات، بلکہ یہ تو پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر کافی بحث ہوگئی ہے، چونکہ یہاں پر Concerned Minister اس وقت موجود نہیں ہیں، Let him come، کل ان کو ہم کال کرتے ہیں، یہاں پہ کمیونیکیشن منسٹر اور ان کے ساتھ ایک آپ کی میٹنگ کروادیتے ہیں تاکہ جو بھی آپ کے یہ پوائنٹس جو آپ نے کئے ہیں، جی۔۔۔۔

جناب لائق محمد خان: یہ میری ان سے بات ہوئی تھی، انہوں نے صاف انکار کیا ہے، مجھے صاف انکار، دوٹوک انکار کیا ہے جس کو ہم نہیں مانتے، میں ہر صورت کورٹ میں جاؤں گا جی۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب! دا زیاتے دے۔

جناب سپیکر: بہرکیف، جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے آخر ٹائم دے دیا، بہرکیف پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ہاؤس اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے، ہم سارے اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے اور اپنے حلقے کے

لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے، حلف بھی ہم سب نے اٹھایا ہے، جہاں تک اس ہاؤس کی بات ہے، ہم نے شروع دن سے یہ بات کہی تھی کہ یہاں اس صوبے کی اپنی روایات رہی ہیں، چاہے اپوزیشن میں ہوں یا گورنمنٹ میں لیکن صوبے کے حقوق کے لئے ہم سب اکٹھے ہیں، آج بھی اپوزیشن لیڈر نے آپ سے بات کی اور یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ جہاں صوبے کے حقوق کی بات ہوگی، اپوزیشن مکمل ساتھ ہے لیکن گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ جہاں اپنے اپنے حلقوں کے جو حقوق کی بات ہے، اس حلقے کی جو نمائندے کی بات ہے، وہ ضرور گورنمنٹ سنے اور آج بھی اخبار میں میں نے یہ پڑھا ہے، صبح "آج" اخبار میں کہ چیف منسٹر صاحب نے یہ سٹیٹمنٹ دی ہے کہ ہر ایم پی اے کے حقوق کا برابر خیال رکھا جائے لیکن یہ سن کر مجھے بڑا افسوس بھی ہوا اور لائق محمد خان صاحب نے جس طرح کہا کہ ان کے تو پورے ضلع کو محروم رکھا ہے بلکہ دوسرے جتنے بھی اپوزیشن کے جو حلقے ہیں، اس میں "جائیکا" کے اس پروگرام سے متعلق سب کو محروم رکھا ہے جو سراسر زیادتی ہے، ناانصافی ہے۔ جہاں تک تحریک انصاف کی بات کی جائے، انصاف کی حکومت کی بات کی جائے تو انصاف اگر اپنے ممبروں کو نہیں دے سکتے تو باقی ملک میں کیا انصاف اور صوبوں میں کیا انصاف ہوگا؟ جناب سپیکر! یہ ہمارے لوگوں کا حق بنتا ہے، کوئی احسان نہیں ہے، یہ صوبے کے جتنے عوام ہیں، ڈیویلپمنٹ یا ترقیاتی کام ان کا حق بنتا ہے اور یہ کسی بھی صورت میں نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی حلقے کو محروم رکھیں اور ان کا حق کسی اور کو دے دیں، جس کے لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ہاؤس ہے، یہ فلور ہے، یہاں بات ہم نے کر دی ہے، تمام اپوزیشن کے جو نمائندے ہیں، انہوں نے بھی بات کی ہے، اس کے بعد دوسرے آپشن، تیسرے آپشن جس کا ذکر کر دیا گیا ہے، کورٹ بھی ہے، ڈونرز بھی ہیں، پھر اس کے بعد اور بہت ساری چیزیں ہیں لیکن اصل بات کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو بھی اس صوبے میں کوئی ڈیویلپمنٹ کا کام ہو، کوئی ڈونرز یہاں آکر ڈیویلپمنٹ کے لئے یا باقی مفاد کے لئے کام کریں، اس میں کوئی رکاوٹ پیدا کرے، یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہوگی، یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوگی اور اس لئے ان کو سوچنا بھی چاہیئے اور اس حوالے سے کہ ہم بہت سنتے رہے ہیں کہ جی انصاف کی حکومت ہے، انصاف ہوگا اور اس انصاف کے تحت پورے ملک میں انصاف کا راج ہوگا لیکن ابھی جو سو دن سے کچھ عرصہ زیادہ گزرا ہے، ہم نے انصاف دیکھ لیا، جہاں پر احتساب کے نام پر انتقام بھی ہو رہا ہے، جہاں احتساب کی بات کی

جاتی ہے جناب سپیکر! آپ کے سامنے ہے اور یہ حقیقت ہے، میڈیا میں آپ بھی سنتے بھی ہیں، دیکھتے بھی ہیں کہ جو اس وقت انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں، وہ صرف اور صرف اپوزیشن اور خاص طور پر پاکستان مسلم لیگ (نون) کے خلاف ہو رہی ہیں۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ جتنے بھی جو کیسز چل رہے ہیں، ہمارے لیڈرز کے خلاف چل رہے ہیں، ہمارے جو اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی میں، شہباز شریف کے خلاف ابھی تک کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی اور اس کے برعکس جو کل ہی سعد رفیق اور ان کے بھائی کو گرفتار کیا گیا ہے اور اس میں کوئی چیز بھی، بغیر ثبوت کے انہوں نے گرفتار کیا ہے، نیب نے، نیب کو اتنی کھلی چھٹی جو دی گئی ہے یہ کس مقصد کے لئے دی گئی ہے؟ جناب سپیکر! حکومت کو ابھی آنکھیں کھولنی چاہئیں اور یہ ایسی بات نہیں ہوگی کہ صرف اپوزیشن کو انتقام کا نشانہ بنایا جائے گا، بغیر کسی پروف کے، بغیر کسی ثبوت کے یہ سراسر ناانصافی ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ سعد رفیق کو گرفتار کرنا، اس کے بھائی کو گرفتار کرنا، حمزہ شہباز کو باہر جانے سے روکنا، ای سی ایل میں نام نہیں ہے، بعد میں نام ڈالیں گے، پہلے روک کر ابھی بعد میں نام ڈالا جائے گا، تو یہ کونسا انصاف ہے جو تحریک انصاف کر رہی ہے؟ جناب سپیکر! ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ان کو سوچنا چاہیئے، ابھی ہمارے چیف منسٹر جو ہیں، اس صوبے کے چیف منسٹر محمود خان کو نوٹس ملا ہے، نیب نے دیا ہے، اس صوبے کے سینیئر منسٹر ہیں، عاطف خان کو نوٹس دیا ہوا ہے، بہت سارے لوگوں کو جو نوٹس دیئے جا رہے ہیں، لگتا تو یہ ہے کہ نیب تو اس پورے نظام کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے، نیب کا مقصد ہی کچھ اور ہے، وہ اس سسٹم ہی کو ختم کرنا چاہتا ہے، آیا تحریک انصاف کی یہ حکومت اس ملک میں اس جمہوری نظام کو ختم کرنا چاہتی ہے، آیا ان کا مقصد یہی ہے؟ اگر وہ یہ ختم کرنا چاہتے ہیں تو بتادیں، ہم اس کا حصہ نہیں بنیں گے، ہم اپوزیشن اس کے خلاف انصاف کے لئے ضرور جدوجہد جاری رکھیں گے، ہم اس سے ڈرتے بھی نہیں، خائف بھی نہیں ہیں قطعاً، عدالتوں کا ہمارے لیڈر نے مقابلہ کیا ہے، جو فیصلہ ہوا تھا، اس وقت فیصلہ کرایا گیا نواز شریف صاحب کے خلاف جب وہ یوکے میں تھے، اپنی اہلیہ کی تیمارداری میں وہاں تھے لیکن یہاں پر فیصلہ ہوا، اپنی اہلیہ کو اس حالت میں چھوڑ کر یہاں آئے اور عدالتوں کا سامنا کیا، ابھی تک بھگت رہے ہیں، پیشیوں پر پیشیاں بھگت رہے ہیں، کس لئے بھگت رہے ہیں؟ اس نظام کے لئے، اس عوام کے حقوق کے لئے، پاکستان کے لئے کر رہے ہیں لیکن ان کو کچھ ہوش ہی

نہیں آرہاہے جو یہ کام کررہے ہیں،اس سے لگتا تو یہ ہے کہ یہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہے ہیں اور میں تو یہ کہوں گا کہ اس کی ذمہ داری گورنمنٹ کی ہے، ذمہ داری تحریک انصاف کی ہے، ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے خاص طور پر،اور صوبائی حکومت بھی اس میں شامل ہے،اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح کی حرکات سے انحراف کرنا چاہیئے، یہ صرف اور صرف کسی ایک پارٹی کو نقصان نہیں ہو گا بلکہ ساری پارٹیوں کو،اس پورے نظام کو نقصان ہو گا،اس نظام کو ختم کرنے کا یہ ایک طریقہ اختیار کیا گیا ہے تو اس لحاظ سے جو اس طرح کی انتقامی کارروائیاں ہیں ان کو بند کرنا چاہیئے۔ سعد رفیق یا اس کے بھائی یا اسی طریقے سے بہت سارے اور اپوزیشن لیڈرز، آیا صرف اور صرف پاکستان مسلم لیگ (نون) ہی کو جو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا ہوا ہے، باقی لوگ بھی .Across the board ٹھیک ہیں،اگر کریں تو وہ بھی پروف کے ساتھ اور وہ پہلے اس کی Investigation ہونی چاہیئے،اس کے بعد کسی پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسا کالا قانون ہے جو کہ پہلے گرفتار کرتے ہیں،اس کے بعد Investigation ہوتی ہے اور اس کی جو ایک سیاسی ساکھ ہے یا اس کی عزت ہے، وہ مجروح ہو جاتی ہے،اس کے بعد اس کو انصاف ملا تو وہ کیا انصاف ہے؟ میں تو یہ کہونگا کہ تحریک انصاف کا جو نام ہے، تحریک انصاف،اس کا ایجنڈا انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے اور انصاف اگر اسی کو کہتے ہیں تو خدا ہی حافظ اس قسم کے انصاف کا جو کہ انتقامی کارروائیاں اگر کرے۔ ملک میں کونسا انصاف ہو گا، کہاں لوگوں کو ریلیف ملے گا، کہاں Rule of law کی بات ہو گی، کہاں ان عدالتوں میں جو جا کر حقائق پیش کئے جائینگے؟ تو میں کہونگا کہ اس وقت جو اس صوبے کی بھی صورتحال ہے، اب یہ چند چھوٹی چھوٹی چیزیں، آپ خود اندازہ لگالیں، جو یہاں پر ایک کمٹمنٹ ہوئی ہے، ہم اپوزیشن کے جتنے بھی جو پارلیمانی لیڈر تھے، چیف منسٹر کے ساتھ ہماری بات ہوئی، آپ کے ساتھ ہماری بات ہوئی، آپ موجود تھے،اب کلاس فور کا، باقاعدہ ایک طریقہ کار بنایا ہوا ہے، اگر اپوزیشن کے حلقوں میں ان کو اتنا بھی اختیار نہ دیا جائے کہ ان کے حلقے میں جو کلاس فور، یہ کسی جگہ نہیں، مقامی ہوتا ہے ہر جگہ، مجھے تو سن کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ دوسرے حلقے سے تبدیل کر کے ادھر بھیج دو اور اس حلقے سے تبدیل کر کے ادھر بھیج دو، یہ کوئی طریقہ ہے، یہ کوئی گورنمنٹ ہے؟ اس طریقے سے نہیں ہونی چاہیئے، ایک کمٹمنٹ ہوتی ہے، چاہے گورنمنٹ کے، چیف منسٹر بڑی چیز ہے، چیف منسٹر پورے صوبے کا چیف ایگزیکٹیو ہے،اس سے ہٹ کر

ایک منسٹر اس کے بھی بڑے اختیارات ہیں، وہ کمٹمنٹ کرتا ہے تو اس کو پورا کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ایک ممبر، میں سمجھتا ہوں صوبائی اسمبلی کا ممبر عوام کا نمائندہ ہے، اس کی ہر بات جو ہوتی ہے اس میں وزن ہے اور اس کی کمٹمنٹ ہوتی ہے اور ہماری کمٹمنٹ ایک رول کے تحت ہے، آئین کے تحت ہے، قانون کے تحت ہے، اپنے عوام کے ساتھ ہیں، ہم الیکشن لڑ کر آئے ہیں، ہم کوئی اسی طریقے سے Selected تو نہیں ہیں، ہاں یہ Selected ہیں تو پھر ان کا اپنا کام ہو گا لیکن ہم ان شاءاللہ الیکشن پہلے بھی لڑ کر آئے اور بعد میں بھی ان شاءاللہ عوام کے ووٹوں سے آئیں گے، اس لئے ہم عوام کی بات ضرور کرینگے۔ یہ جو اس وقت جو "جائیکا" کا پروگرام، یہ پورے صوبے کے عوام کے لئے، سارے حلقوں کے لئے، اس کی Feasibility کیا ہے، اس کا Criteria کیا ہے؟ اس میں ہمیں اعتماد میں لینا چاہیئے تھا، اگر یہاں پر ہمارے حلقوں میں اس Criteria، اس Feasibility کے مطابق کوئی سکیم نہیں ہو سکتی، ٹھیک ہے ہمیں مطمئن کر دیں لیکن یہ اس طریقے سے نہیں ہونا چاہیئے، آج ہمیں اس بات پر بھی ضرور اس بات کا احساس ہے، خدانخواستہ اگر ڈونر اسی بات کو لیکر وہ پورے صوبے کو محروم کر دیں بیس ارب روپے سے، جو پہلے صوبے کی یہ حالت ہے، یہ رو رہے ہیں تو بیس ارب سے یہ ان کی وجہ سے اگر محروم ہو جائے تو کس کی وجہ سے ہو گا، کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ تو گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، ان کی ذمہ داری ہو گی، ہماری ذمہ داری نہیں ہو گی، اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ایسے کام کئے جائیں جس سے کہ پورے صوبے کو فائدہ ہو، پورے حلقوں کو ہو، ہمیں چھوڑیں، ہم نہیں کہتے، ہم اپنی ذات کے لئے تو نہیں مانگ رہے ہیں، اپنے حلقوں کے لئے مانگ رہے ہیں، لوگوں کا حق بنتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: دوسری ایک بات جناب سپیکر! آپ کے نوٹس میں بھی آئی تھی اور آپ سے ملاقات بھی ہوئی تھی، میرے خیال میں ایجوکیشن منسٹر یہاں ہونگے، کیونکہ ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کہتا ہے، مختلف حلقوں میں جو پرائیویٹ سکولوں میں بچے داخل کئے گئے تھے، یہ حکومت بڑا ڈھنڈورا پیٹ رہی تھی کہ اتنے بچے ہم نے داخل کر دیئے ہیں جو سکولوں سے باہر تھے، وہ ایک سکیم چلائی، اب آٹھ نو مہینے بلکہ دس مہینے ہو گئے ہیں، ضلع مانسہرہ میں ہے، تورغر میں ہے، اس طریقہ سے مختلف اور باقی ضلعوں میں بھی

ہونگے لیکن مجھے کچھ لوگ ملے، ابھی تک انہیں فنڈ نہیں دیا گیا ہے، وہ جو پرائیویٹ سکولوں میں انرولمنٹ ہوئی تھی، نہ ان بچوں کو کتابیں دی ہیں، نہ ان بچوں کو وہاں پر فنڈ دیا ہے ان سکولوں کو کہ وہ بچے تعلیم حاصل کر سکیں، یہ ایک ڈرامہ لگتا ہے، اگر آپ نہیں کر سکتے تو کیوں کرتے ہیں؟ اب وہ لوگ پیچھے پھر رہے ہیں، ان کے فنڈ کو روکنے کے لئے ایک اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے، ابھی ان کی انسپکشن اور انکوائری شروع کر دی گئی ہے، اب آٹھ نو مہینے کے بعد ان کو انکوائری کی یاد آ گئی، وہ چھٹیاں آ رہی ہیں اس کے بعد، یعنی یہ سارے ان سکولوں کے ساتھ ناانصافی ہے ان بچوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ جناب سپیکر! چیف منسٹر صاحب سے آپ کی موجودگی میں ہم نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے لیکن ابھی تک کچھ حل نہیں، یہ تعلیم جیسی اہم جو ضرورت ہوتی ہے، جو ہر بچے کا حق ہے، جس کے لئے ہم یہ سارے اس بات پر متفق ہیں کہ تعلیم ہر پاکستانی کو دی جائے، ہر بچے کو دی جائے اور اس کے لئے یہ سکیم جو دی تھی، اس میں کون لوگ ملوث ہیں؟ ان کو بھی بے نقاب کیا جائے اور کیوں روکا ہے فنڈ، کس وجہ سے روکا ہے کہ آٹھ دس مہینے ایک سال ان بچوں کا ضائع کیا گیا ہے؟ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور ان سکولوں کا، بچوں کا فنڈز دیا جائے، ریلیز کیا جائے، کتابیں دی جائیں اور اس سسٹم کو آگے بڑھایا جائے اور جو اس میں رکاوٹ پیدا کر رہے، ان کے خلاف کارروائی بھی کی جائے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، چونکہ پی پی پی کا کوئی بندہ نہیں بولا، تو اس میں بہت زیادہ بات ہو گئی ہے۔Then, I come to treasury benches. آخری بات یہ کر رہے ہیں۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: جناب سپیکر! تریژری بنچونہ خو ڈیر خالی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے خود بھی اس بات پر افسوس ہو رہا ہے، میں آج یہ ساری ڈیٹیلز عمران خان صاحب کو بھیج رہا ہوں کہ جو جو Present ہیں اور جو جو نہیں ہیں، آج یہ مجھے Attendance کی رپورٹ دیں۔

Now is turn of Sahibzada Sana Ullah Sahib, the treasury benches will respond that after that if you want to take any Point of Order and I allow you.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! یہ جو اہم مسئلہ تھا، جو لائق محمد خان صاحب نے اٹھایا ہے "جائیکا" کے بارے میں، جب یہ بجٹ اجلاس ہو رہا تھا تو اس پر جو کٹ موشنز آئی تھیں تو اپوزیشن اور ٹریژری بینچ سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز وزراء یہاں بیٹھ کر انہوں نے فیصلہ کیا تھا اور اپوزیشن لیڈر صاحب نے ہمیں مطمئن کیا تھا کہ آپ سب مل کر اس صوبے کو چلائیں گے ان شاءاللہ اور آپ سے تعاون ہو گا، سی ایم صاحب نے بھی وعدہ کیا تھا لیکن آج جو میں سن رہا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے، "جائیکا" جو پراجیکٹ تھا، یہ اس حکومت کا نہیں ہے، یہ پہلے سے چلا آرہا ہے، میرے حلقے میں ادھورا رہ گیا ہے، جو لوئر دیر سے ہوتا ہوا اپر دیر میں اخگرام، شلفلم جو لوئر دیر میں ہیں، ہمارے جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اس وقت شروع تھا، اس کا Estimate ہم نے بنا کے دیا تھا لیکن میرے خیال میں وہ بھی شامل نہیں ہوا ہے جو کہ لوئر دیر اور اپر دیر کے لئے انتہائی موزوں اور Feasible ہے، بیس ارب روپے میں ہمارے ضلع لوئر اور اپر دیر کا جتنا حصہ بنتا ہے، وہ حصہ ہم مانگ رہے ہیں اور کسی نے ہمارے ساتھ فراخدلی کا مظاہرہ نہ کرتے ہوئے، اگر ہمارا حصہ کاٹا گیا تو ان شاءاللہ و تعالیٰ ہم اپنا حصہ، چھیننا جانتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! "جیکا" کا جو پراجیکٹ ہے، یہ بیرونی امداد ہے، یہاں کے اپنے ریونیو سے ہمیں وہ نہیں مل رہا ہے اور یہ کچکول لے کے باہر جا رہے ہیں اور مانگ رہے ہیں، یہ حکومت جو کر رہی ہے، ہم اس پر خاموش ہیں، اس لئے خاموش ہیں کہ ریونیو تو انہوں نے بڑھایا نہیں، کوئی ایسا اقدام انہوں نے کیا نہیں لیکن جو مانگ رہے ہیں اس پہ ہم خاموش اس لئے ہیں کہ جو کچکول ہے وہ باہر سے بھر کے لائیں تو ہمارا بھی حصہ اس میں ملے گا، تو اس لئے ہم خاموش ہیں، ورنہ میں نے اپنے حلقے کے لئے جو پچھلی حکومت میں ہمیں ڈائریکٹو میں ملے تھے، جو حصہ ہمیں ملا تھا، چھوٹی چھوٹی سکیموں میں یہ بھی نہیں ہے، جناب سپیکر! یہ نہیں کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے، پورے صوبے میں واٹر مینجمنٹ کی جو چھوٹی چھوٹی ایریگیشن سکیمز ہوتی ہیں، وہ 95 پرسنٹ سوات اور چارسدہ کو دی گئی ہیں پورے صوبے کی، تو یہ میرے خیال میں صرف پی ٹی آئی کے ہمارے جو ٹریژری بینچ سے بھائی آئے ہوئے ہیں، یہ بھی سن لیں، آپ کو بھی حصہ نہیں مل رہا ہے، انصاف جب اپنے آپ کو نہیں دے سکتے تو پورے پاکستان میں آپ کیا دیں گے؟ جناب سپیکر! یہ امداد اسی پاکستان کو دے رہے ہیں، "جیکا" کے بارے میں تو میں نے بات کی اور ان شاءاللہ و تعالیٰ ہم اسلام آباد جا کر احتجاج

بھی کریں گے اور اپنا حصہ بھی مانگیں گے، وہ پاکستان کو دے رہے ہیں، وہ پی ٹی آئی کے ہمارے بھائیوں کو تو نہیں دے رہے ہیں، بیرونی امداد جو مل رہی ہے، وہ ملک کے نام پر لی جا رہی ہے، یہ اپنی ذات کے نام پر تو کوئی، نہیں لے رہے ہیں، (تالیاں) اگر انہوں نے یہ پابندی لگائی کہ آپ پاکستان پیپلز پارٹی والوں کو حصہ نہ دیں، پاکستان مسلم لیگ والوں کو حصہ نہ دیں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت اسلام کو حصہ نہ دیں، یہ حق ہم نے صرف آپ کو دیا ہے تو ٹھیک ہے پھر ہم مان جائیں گے لیکن ان کے منہ سے ہم یہ سننا، اس کے انتظار کرنے کا اگر انہوں نے ہمیں یہ کہہ دیا تو ٹھیک ہے، ورنہ اپنا یہ حصہ ہم لیں گے ان شاءاللہ عدالت کے زور پہ ہو، حتجاج کے زور پہ ہو، اب ہم اپنا حصہ ان شاءاللہ و تعالیٰ لیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہاں پہ سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب نہیں ہیں، اس لئے ہم ایک دو دن اور انتظار کریں گے ان کے لئے لیکن آپ کی سربراہی میں عنایت اللہ صاحب نے جو تجویز دی ہے، یہ مناسب تجویز ہے کہ اپوزیشن اور آپ کی سربراہی میں اور ٹریژری بینچ والے بیٹھ کر فیصلہ کر لیں، گھر کی بات گھر میں ہی رہے، اگر یہ گھر کی بات باہر چلی گئی تو آپ کی بھی بدنامی ہو گی اور اس ملک کی بھی بدنامی ہو گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، صاحبزادہ صاحب۔ الحاج قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ، جناب سپیکر! میرے دوست، چونکہ اپوزیشن میں میں بھی ان کے ساتھ دس سال بیٹھا ہوا ہوں، تو بڑے ذمہ دار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، درانی صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں، بابک صاحب نے کیں، عنایت اللہ خان نے کیں، سردار صاحب نے کیں ہیں اور پھر ثناء اللہ صاحب نے، اور بیچ میں اپنے سابقہ ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی بات کی تو لائق محمد خان نے بھی بات کی، بات تو خیر ٹینشن کی تھی، پر یہ کہتے ہیں کہ تحریک انصاف انصاف نہیں کر رہی، میں سمجھتا ہوں کہ آج تو آپ انصاف سے بھی بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں کہ کال اٹینشن پر اتنی بڑی ڈیبیٹ ہو گئی کیونکہ آپ کسٹوڈین ہیں، آپ نے بہت اچھا ٹائم دیا، اپوزیشن کو دینا بھی چاہیئے، بڑی اچھی بات کی انہوں نے "جیکا" کی، آپ نے اس کا حل بھی بتا دیا لیکن پھر لائق محمد خان کچھ مطمئن نہیں تھے، یہ کوئی بات گزر نہیں گئی، کچھ ہو نہیں گیا، کوئی ٹینڈرز نہیں ہوئے، کچھ کام Scrutinize ہو گئے اور شروع نہیں ہوئے، ایک Proposal اس میں اگر ایسی بنی ہے تو اس میں Relie ہو سکتا ہے، ان شاءاللہ میں بھی سی ایم سے، اور باقی بھی منسٹر بیٹھے ہوئے

ہیں، ہم بات کریں گے، آپ بھی کریں گے ان شاءاللہ، یہ ہمارے بھائی ہیں، تو انہیں ہم مایوس نہیں کریں گے اور بیٹھ کے ان شاءاللہ جو بھی ہوگا، تھوڑا ہے یا بہت ہے، اس کو ایک فارمولے کے تحت جیسے ہوگا اس میں کریں گے ان شاءاللہ۔ یہ تو ایسا مسئلہ نہیں لیکن ایک ہی بات کو میرے سب دوستوں نے، ذمہ دار دوستوں نے Repeat کیا اور بار بار اسی پر Insist کیا اور پھر ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ گھر کی بات گھر میں رہ جائے اور یہاں جب وہ بات ہو جاتی ہے تو وہ پھر گھر میں کدھر رہتی ہے؟ بہر حال پھر اس کے بعد سردار صاحب تو اور ہی زیادہ بڑھ گئے، انہوں نے تو نیب کو بھی ساتھ میں لے لیا، احتساب کو بھی ساتھ میں لے آئے، پھر اپنے لیڈران کو بھی ساتھ میں لے آئے، پھر زیاتیاں بھی سامنے لے آئے اور اس میں ان کو پتہ نہیں مگر پتہ ہے، جان بوجھ کر سب ان کو پتہ ہے لیکن یہ انہوں نے پھر اس کو Repeat کیا، کہ آپ کے دور کے کیسز بنے ہوئے ہیں، پی ٹی آئی نے آپ پر کوئی کیس نہیں بنایا، یہ سب آپ کے دور کے بنے ہوئے ہیں اور یہ نیب بھی آپ کا ہے، احتساب یہ سب کچھ آپ کے ہیں اور آپ کے دور میں یہ سب کچھ ہوا اور وہی کچھ ہو رہا ہے، اس میں تو کسی کا کوئی اختیار نہیں ہے، نیب کسی کے کنٹرول میں ہے، یہ Independent body یا As institution وہ کام کر رہا ہے، تو یہ ساری باتیں آ گئیں لیکن بہت لمبی ڈسکشن ہونے کے بعد میری ان سب دوستوں سے یہ درخواست ہے ان شاءاللہ کہ ابھی یہ میٹنگ بھی ہوگی سی ایم کے ساتھ، ان کے کچھ ایسے کام ہیں، آپ کو پتہ ہی ہے کہ آجکل کتنا مسئلہ ہے، مرکز میں بھی، صوبے میں بھی، اور بہت سارے کام ہیں جو انہوں نے نبٹانے تھے، تو شاید آپ کو، وہ آپ کے ساتھ پھر بیٹھنے کا، یا ان کو آپ نے بلایا بھی ہے، یہ تو سینیئر لوگ سارے بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں پتہ ہے کہ میں بھی As a Minister اگر ہوں تو میں نے بھی اپنی ڈیمانڈ سی ایم کو دینی ہے، ایک ایم پی اے ہے تو اس نے بھی دینی ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ اپوزیشن والے اس میں کچھ اپنی ہتک والی بات سمجھتے ہیں یا کچھ ہے، انہوں نے بھی تو کچھ اپنی چیز دینی ہوگی جس پر وہ ڈائریکٹیو ٹائپ کوئی چیز ہو جاتی ہے یا اس میں کچھ یہ دیکھتے جاتے ہیں کہ کس کو کتنا شیئر دیا ہے؟ اگر اس میں شیئر دے دیا ہے تو اس میں ان کو نہیں دیں گے، اگر روڈ میں دے دیا ہے تو پھر سکول میں، اور اس طرح سے علیحدہ کر کے اس کو برابری کی سطح پر یا جو بھی فارمولا ہمارا ہوتا ہے، اپوزیشن کا اور گورنمنٹ کا، جو پہلے بھی چلتا رہا ہے تو اس پر ان شاءاللہ ہو جائے گا، اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ اور انہوں نے آج سوال بھی

خود کیا ہے اور تجویزیں بھی دی ہیں اور جواب بھی خود دے دیئے ہیں، یہاں سے باہر کا فنڈ بھی بند کرنے کے لئے کہہ دیا، کورٹوں کا بھی کہہ دیا، Threat بھی دی، سب کچھ کر دیا، میرے خیال میں یہ تو اس پارلیمان کا طریقہ نہیں ہے، آپ تجویز دیں، اس کے بعد اگر یہ چیز No ہو جاتی ہے تو پھر آدمی اس پر جاتا ہے، ابھی تو ہمیں بھی کچھ نہیں ملا، میرے پچیس کلومیٹر اور آپ کو پتہ ہے کہ پچیس کلومیٹر، دس ملین میرا ہے، دو سو پچاس ملین کے Against دس ملین ہے، وہ بھی میرے حلقے میں، اور سب کا یہی ہے اور ان کو پتہ ہے کہ ہماری پوزیشن کیا ہے؟ اب بہر کیف جو "جیکا" کی بات ہے تو ان شاءاللہ بیٹھ کر ساری بات ہو جائے گی اور آپ بھی ان شاءاللہ کریں گے، ہم لوگ بھی کریں گے، سی ایم سے اور یہ بھی بیٹھ جائیں گے، اس کا بھی کچھ طے کر لیں گے لیکن تھوڑا سا کال اٹینشن بہت لمبا ہو گیا، پھر کوئی بات چھوڑی نہیں ہے میرے دوستوں نے، جو بھی جس کے دل میں آیا وہی اس نے کہہ دیا تو پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہماری اسمبلی ہے اور یہ ہمارا جرگہ ہال ہے، تو میری ان سے ریکویسٹ ہو گی کہ جب تک کوئی No نہ ہو اس وقت تک ذرا مہربانی کریں، آپ سب ذمہ دار بیٹھے ہیں اور بہت دفعہ سے، یہاں ہمارے آنریبل ایکس چیف منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، درانی صاحب اور پھر بڑے Respectable سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، تو انہیں میرا خیال ہے بڑے تحمل سے، اگر پہلی دفعہ کوئی آجاتا ہے تو اس پر تو ہمیں اتنا نہیں ہے کہ بھئی اس کی پہلی دفعہ ہے یا اس کو Tradition کا پتہ نہیں ہو گا، انہوں نے خود بھی گورنمنٹ چلائی ہے، نپٹائی ہے تو ان شاءاللہ اب بھی بہتر ہو گا جی، اس میں ہم بھی بات کریں گے اور آپ بھی بات کریں گے، اس کے لئے کمیونیکیشن، سی اینڈ ڈبلیو منسٹر کو بھی بٹھائیں اور سب کو بٹھا کر ان کے لئے جو بھی طریقہ ہو گا، اس کا ان شاءاللہ راستہ نکالیں گے اور اس میں ان شاءاللہ یہ سارا میسج بھی آپ کا ابھی پہنچ جائے گا سی ایم کو اور ہم بیٹھ کر اس کے لئے کوئی فارمولا بھی ان کو کہیں گے کہ سی ایم صاحب کو تیار کریں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک بات مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ منسٹرز کے بغیر We can't run the House، آپ بیٹھیں ہیں اور،، جی!

<u>جناب محمود احمد خان:</u> سر! ایک بھی منسٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، قلندر لودھی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، محب اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ دیکھیں منسٹرز کے لئے میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ جو بھی منسٹرا گران کو چھٹی کی ضرورت ہے تو وہ اپنا شیڈول ساتھ لگا کر بھیجیں گے، جو بھی ان کی Engagements ہیں کہ اس میں کوئی Intense قسم کی Engagements ہیں تو Then they can join that engagement but otherwise routine meetings morning میں رکھنے کا کوئی تک نہیں بنتا، وہ دو بجے کے بعد رکھیں۔ یہ ایوان جو ہے یہ بڑا Sacred ہے، پورے صوبے کے لوگوں کی یہاں پہ آواز گونجتی ہے، ان کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر کیبنٹ کے ممبرز ہر ڈیپارٹمنٹ کے موجود نہیں ہیں تو ایک منسٹر کیلئے سب کے Behalf پہ جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے، گو کہ Cabinet is collectively responsible but اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا نہ آنا اور سب کا ہی مصروف ہو جانا، یہ میں نہیں سمجھتا، لہذا جو بھی منسٹر آئندہ نہیں ہوگا، وہ اپنی ہمیں اپوائنٹمنٹ اپنی Application کے ساتھ بھیجے (تالیاں) کہ میرا یہ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے میں نہیں آسکا، ورنہ ہر ایک کو آنا پڑے گا اور جیسے میں نے پہلے کہا تھا کہ ڈیلی رپورٹ جو ہے میں عمران خان صاحب کو بھیجوں گا کہ اگر یہ ہاؤس کا حال رہا تو، Mr. Inayatullah, MPA, to move his call attention No. 89, in the House.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، سپیکر صاحب! میں وزیر برائے زکواۃ وعشر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مورخہ 11 دسمبر 2018 کو "مشرق" اور "آج" اخبار میں خبر چھپی ہے کہ " 42 کروڑ 13 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے گئے جو مستحقین زکواۃ میں تقسیم نہیں ہو سکے ہیں، یہ انتہائی تشویشناک بات ہے، حکومت زکواۃ کی تقسیم مستحقین تک پہنچانے کا فوری بندوبست کرے اور اس قسم کی تاخیر کو رکوائیں اور تاخیر کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے"۔ یہ 11 تاریخ کے "آج" اخبار کی خبر ہے کہ 42 کروڑ 13 لاکھ روپے جو ہیں وہ جاری نہیں ہو سکے ہیں، جناب سپیکر صاحب! زکواۃ Already devolution کے بعد اور 18th Amendment کے بعد اس صوبے کے اندر کم ہو گئی ہے اور اس پہ بھی کسی دن آپ ایوان کے اندر گفتگو کی اجازت دیں گے کہ

18^{th} Amendment کے اندر تو صوبوں کو بہت زیادہ فوائد آئے ہیں لیکن ہمارے صوبے کو 18^{th} Amendment کے تحت زکواۃ کے آنے کے نتیجے میں جو نقصان ہوا ہے، وہ یہ ہوا ہے کہ اس کی Collection کراچی یا پنجاب کے اندر زیادہ ہوتی تھی اور کیونکہ وہاں ڈاکومنٹ، یعنی Economy documented ہے، ریونیو زیادہ جنریٹ ہوتا ہے، اس وجہ سے وہاں زیادہ Collection ہوتی ہے اور پھر وہ ایک فارمولے کے تحت پورے پاکستان کے اوپر تقسیم ہوتی تھی، آبادی اور مختلف فیکٹرز کو نظر میں رکھتے ہوئے لیکن 18^{th} Amendment کے بعد اب یہ Collection جو ہے، وہ صوبوں کی بنیاد پہ جو Collection ہوگی، اسی سے صوبے یہ زکواۃ تقسیم کریں گے۔ ایک تو اس پہ کسی دن ہم ایڈ جرمنٹ موشن لا کر ڈیبیٹ بھی کروائیں گے کہ عشر کا نظام جو 18^{th} Amendment ہے، اس کے بعد اور اپنی Collection کو ہم کیسے آگے بڑھا سکتے ہیں؟ یا اس بحث کو دوبارہ Initiate کر سکتے ہیں کہ زکواۃ کو دوبارہ فیڈرل لسٹ میں ڈالا جائے لیکن اس وقت جو میں اس مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ ضمنی باتیں میں نے اس لئے کیں کہ زکواۃ کے حوالے سے یہ Allied بات ہے، بڑی Important ہے لیکن میں اس وقت آپ کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ متعلقہ وزیر صاحب کو آپ ڈائریکشن ایشو کریں، اس وقت جو اسمبلی کے اندر ہمارے منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی Respond کرے کہ یہ جو 42 کروڑ تیرہ لاکھ روپے کے فنڈز ابھی تک زکواۃ کے مستحقین میں تقسیم نہیں ہو سکے ہیں، یہ کیوں لاپرواہی کی گئی ہے؟ اور اگر لاپرواہی کی گئی ہے اور یہ Establish ہو جاتے ہیں تو کیا آپ ذمہ داروں کو سزا دیں گے کہ نہیں دیں گے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Muhibullah Khan, respond please.

<u>جناب عنایت اللہ خان:</u> اگر منسٹر نہیں ہے تو پنڈنگ رکھ لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوئی جواب اس کا دے سکتا ہے جو انہوں نے پوائنٹ اٹھایا ہے یا پنڈنگ کر دیں؟

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی):</u> آپ پینڈنگ کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پینڈنگ کرتے ہیں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 7, Adjournment Motions: Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to move his adjournment motion No. 21, in the House.

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں اس ایوان کی توجہ انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ بونیر کے علاقہ چملہ میں ہر سال کئی سو کنال پر زمیندار بہترین ٹماٹر کی کاشت کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے اس سال سارے علاقے میں ناگہانی مرض کی وجہ سے ٹماٹر کی تمام فصل مکمل پر سوکھ کر تباہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے علاقے کے غریب کاشتکاروں اور زمینداروں کو لاکھوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا، جناب سپیکر! صوبائی حکومت محکمہ زراعت کو فوری طور پر زرعی ماہرین پر مشتمل ٹیم بھیج کر یہ معلوم کروائے کہ ٹماٹر کی فصل کو لگے مرض کو معلوم کرکے فوری تشخیص کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں اور کاشتکاروں کے نقصانات کا تخمینہ لگا کر حکومت فوری طور پر کاشتکاروں کو خصوصی پیکج کے تحت معاوضہ ادا کرنے کا بندوبست کرے تاکہ علاقے کے غریب کاشتکاروں اور زمینداروں کے نقصانات کا ازالہ ہوسکے۔

جناب سپیکر! ہمارا سارا ملک زرعی ملک ہے اور پھر جو ہمارا صوبہ ہے، ہمارا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے اور ہمارے صوبے کے مختلف علاقوں میں مختلف فصل جو اگائی جاتی ہیں، بونیر کے علاقہ چملہ میں بہترین ٹماٹر لوگ کاشت بھی کرتے ہیں اور ہر سال کروڑوں روپے کا جو منافع ہے وہ بھی لوگ اٹھا رہے ہیں اور حکومت کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ گزشتہ سال چونکہ ابھی تو اسمبلی کا سیشن لیٹ ہوگیا، جب میں نے یہ Submit کیا تھا، تو میری تو یہی ریکویسٹ ہوگی کہ جو زراعت کا محکمہ ہے وہ ایک خصوصی ٹیم تشکیل دے کر وہاں پر بھیجے اور یہ معلوم کرے۔ کہ یہ کونسا مرض تھا کہ تمام علاقے کی جو فصل تھی وہ تباہ ہوگئی ہے اور اگر ہوسکے تو حکومت اس کا ازالہ کرنے کے لئے اگر پیکج کا انتظام کیا جائے تو انتہائی مہربانی ہوگی۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی محب اللہ صاحب۔

وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب بابک صاحب کا، ان شاء اللہ انہوں نے جو نوٹس لایا ہے، ٹماٹر کے بارے میں تو اس میں یہ لکھا ہے کہ

اس کی ٹیم ادھر جا کر اور مطلب ہے کہ اس کا معائنہ کرکے یہ تشخیص کی جائے کہ یہ کیوں ہوئی ہے؟ تو ان شاءاللہ میں فوری طور پر کل یا پرسوں وہ ٹیم روانہ کروں گا ان شاءاللہ، اور ہم جائیں گے، ادھر یہ معلوم کریں گے کہ یہ وجہ کیا ہے اور کس وجہ سے یہ بیماری ادھر پھیلی ہے؟ باقی آنریبل ممبر صاحب نے جو کہا کہ اس کا جو نقصان ہوا ہے فوری اس کا ازالہ کیا جائے، تو آپ کو پتہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ سائڈ پر پی ڈی ایم اے ادارہ ہے، جو کہ قدرتی آفات کا وہ ازالہ کرتا ہے، لیکن وہ اپنی ایک Jurisdiction میں کام کرتے ہیں، فصلات وغیرہ جو ہیں وہ میرے خیال میں اس زمرے میں نہیں آتے لیکن پھر بھی ہمارا قابل احترام جو ممبر ہے، ہم سوچیں گے کہ کس طرح سے یہ ممکن ہو سکتا ہے، تو ان شاءاللہ ہم کریں گے۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بات کر سکتے ہیں اس میں کہ اس میں کوئی ایسی چیز۔

<u>وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی:</u> اس کے لئے میرے خیال میں، یہ اس میں نہیں ہے، اس کے لئے پالیسی بنانا پڑے گی اور جو جو چیزیں اس میں ڈالنا ہوں گی تو پھر مطلب ہے وہ ہوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، محب اللہ صاحب۔ صلاح الدین صاحب، میں نے آپ سے ٹائم کے لئے کہا تھا، صلاح الدین صاحب، آپ ابھی اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

<u>Mr. Salahudin:</u> Thank you, Mr. Speaker Sir. Actually my point was regarding the previous 'Tawajo Dilao Notice' Call Attention Notice, which I was fully endorsing Sardar Babak Sahib, in that regard because it seems very strange that there hasn't been a single competent person of the DMG or the PMS, they don't have, is it not a question mark on their competency that only certain person has been taken? He has been given three, four like departments, he has been put as head in that area because we don't have any other competent person, its quite strange. So, I was fully supposed to have spoken at that term by any way, but a late than never. Next, I would go to my area, my area is militancy hit area, every body and all the Members of the House, they know very well that my area which borders the previously called FATA and PATA, that is the militancy hit area, worstly affected by militancy, than any other place in the entire province, rather I should say in the entire country, and still I have the worst; I have the worst interferince actually in my constituency. First of all regarding this JICA or

JECA project, I had not been even informed, so is it not my privilege? Am I not Member of this House? Am I not the Member? Am I not representing the people, thousands of people of my area? I have no knowledge of this. Next time, just going; I will try to be very specific, I would like to be very specific in this regard. Yesterday, I have spoken to Secretary of Irrigation, me and my colleagues we went to his office, we met them in their office, in the way they treated me, was quite, I don't know whether should I use this very, it was not worthy of my privilege. I am considering it to be a breach of my privilege. I will just speak to my colleagues, whether should I bring a privilege motion in this regard. He spoke to me and he admitted in front of my colleagues that there has been worst interference in my constituency on the part of the Governor because I had won the seat against his brother and it was admitted by them that they had pressure from the government, not to give me even those things which were even allotted to me and I am just considering that if I am the elected Member of that area, I should have a safe in that regard, but which was like ignored and they have not taken a notice at all. I had another problem with the electricity and this is the worst, as I said earlier, the worst affected area, I had a serious problem in that area and I am again coming back to this that there is interference in my constituency and what they said to me, that they are under pressure, so, why some one whether the Secretary of Irrigation or his department, why should they be under pressure from the Governor or the Government like, to ignore me and not to give me even part in those projects which I should be heading or where I should have a safe,

الیکٹریسٹی کے بارے میں اردو میں کہنا چاہونگا کہ ان کا خیال تھا کہ اگر میرے علاقے میں الیکٹریسٹی کا، بجلی کا
مسئلہ حل ہوتا ہے تو اس سے میری Rating increase ہوگی، They have serious
problems with that، ان کو اس سے پرابلم ہے، تو کیا یہ ایریگیشن سیکرٹری صاحب کے یا اس کے
ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہی پرابلم ہے؟ تو سر! میں اس ایوان کو میں اپنے فرینڈز اپنے کولیگز ان کو بھی کہ
ہم Equally represent کر رہے ہیں، So, why should a person be specified and why should he like victimized? I would call it a victimization, so because our privilege has to be enforced through you Sir, and I

beg you that please my privilege and this interference in my area should be taken in consideration on your part and that my privilege be restored. Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you. I have received this complaint many times, not only from the Opposition but also from the Treasury members that the attitude of the Secretaries in their offices is very negative, sometimes ان کا بڑا Arrogant رویہ ہے So, I want all of them، اگر کوئی ایم پی اے اگر کسی بھی سیکرٹری کی پاس جاتا ہے تو This is his right، وہ اپنے حلقے کے لئے جاتا ہے And سیکرٹری کا کام To hear him patiently، سیکرٹری انہیں سنیں، ٹریژری بنچز کے لوگوں کو بھی، اپوزیشن کے لوگوں کو بھی اور جو جائز کام ہیں، ان میں ان کی Help کریں، مجھے امید ہے کہ کوئی ناجائز کام کے لئے کہتا ہی نہیں ہے لیکن یہ بھی بڑا عجیب ہے، کل بھی مجھے ایک ٹریژری ممبر نے کہا کہ جی میرے ساتھ بڑا غلط رویہ ہوا ہے، میں نے کہا کہ پریویلج لیکر آجاؤ اور اس وقت جو بھی پریویلج لائے گا، ہم تیس دن کے اندر اس کو Decide کریں گے تاکہ وہ سامنے آجائے۔ (تالیاں) تو یہ بالکل یہ اگسٹ فورم ہے، یہ لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، Both the side; they are public representatives اور ان کی عزت کا اور ان کی وقار کا خیال رکھنا یہ پوری گورنمنٹ کا، پورے تمام ڈیپارٹمنٹس کا یہ فرض بنتا ہے کہ ان کی عزت نفس کو مجروح نہ ہونے دیں لیکن اگر کوئی لے آیا کسی کے خلاف پریویلج تو ہم ان شاءاللہ اس کو نشان عبرت بنادیں گے، یاد رکھ لیں اس بات کو، ایجنڈا کمپلیٹ ہو گیا۔

So, the sitting is adjourned till 10 00 am till Thursday 13th December.2018.

کل دس بجے تک ایڈجرن کرتے ہیں۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 13 دسمبر 2018ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)